

از عدالتِ عظمیٰ

یونین آف انڈیا ودیگر

بنام

میسرز جی سس سیلس کارپوریشن

تاریخ فیصلہ: 26 مارچ، 1996

[این پی سنگھ اور کے وینکٹا سوامی، جسٹس صاحبان]

درآمدات اور برآمدات (کنٹرول) ایکٹ، 1947:

دفعہ 4-ایم (1)، تیسرا فقرہ - درآمد کنندہ پر تاوان عائد کرنا - اپیل - ایسلٹ اتھارٹی درآمد کنندہ کو تاوان کی رقم کا 25 فیصد جمع کرنے کی ہدایت کرتی ہے - آرڈر کو فطری انصاف کے اصول کی خلاف ورزی کے طور پر چیلنج کیا گیا کیونکہ ایسلٹ اتھارٹی نے درآمد کنندہ کو زبانی سماعت نہیں دی - عدالت عالیہ نے حکم کو کالعدم قرار دیا - قرار پایا کہ، ایسلٹ اتھارٹی نے ایک معقول حکم جاری کیا - تیسرا فقرہ درآمد کنندہ کو حکم جاری کرنے سے قبل زبانی سماعت دینے کا تصور نہیں کرتی۔

انتظامی قانون:

فطری انصاف کے اصول - زبانی سماعت - قرار پایا کہ، درآمدات اور برآمدات (کنٹرول) ایکٹ، 1947 کی دفعہ 4-ایم (1) کے تیسرے فقرے کے تحت ایسلٹ اتھارٹی کا حکم، جس میں درآمد کنندہ کو ذاتی سماعت کا موقع فقرہ کیے بغیر تاوان کی رقم کا 25 فیصد جمع کرنے کی ہدایت دی گئی ہے، فطری انصاف کے اصول کی خلاف ورزی نہیں ہے۔

درآمدات اور برآمدات (کنٹرول) ایکٹ 1947 کی دفعہ 4-ایم کے تحت مدعا علیہ کو وجہ بتاؤ نوٹس جاری کیا گیا اور بالآخر اس پر 6 لاکھ روپے کا تاوان عائد کیا گیا۔ مدعا علیہ نے پیشگی ڈپازٹ کے ساتھ تقسیم کرنے کی درخواست کے ساتھ اپیل دائر کی۔ ایسلٹ اتھارٹی نے مدعا علیہ کو تاوان کی رقم کا 25 فیصد جمع کرنے یا اتنی ہی رقم کی بینک ضمانت پیش کرنے کی ہدایت کی۔ مدعا علیہ نے عدالت عالیہ

کے سامنے ایک رٹ پٹیشن دائر کر کے کر مذکورہ حکم کو چیلنج کیا، جس نے رٹ پٹیشن کی اجازت دی اور اس حکم کو کالعدم قرار دیا جس میں کہا گیا تھا کہ اپیلٹ اتھارٹی کو ایکٹ کی دفعہ 4-ایم کی ذیلی دفعہ (1) کے تیسرے فقرے کے تحت فیصلہ لینے سے پہلے مدعا علیہ کو زبانی سماعت کرنی چاہیے تھی۔ نالاں ہو کر ریونیو نے موجودہ اپیل دائر کی۔

اپیل کی اجازت دیتے ہوئے، یہ عدالت

قرار دیا گیا کہ: 1.1. اپیلٹ اتھارٹی نے مدعا علیہ کو اس پر عائد تاوان کی رقم کا صرف 25 فیصد جمع کرنے کی ہدایت دیتے ہوئے ایک معقول حکم منظور کیا جسے عدالت عالیہ کی طرف سے صرف اس بنیاد پر غلط نہیں ٹھہرایا جانا چاہیے تھا کہ مذکورہ حکم منظور کرنے سے پہلے مدعا علیہ کو زبانی سماعت نہیں دی گئی تھی۔

1.2. دفعہ 4-ایم کی ذیلی دفعہ (1) کے تیسرے فقرہ جو اپیلٹ اتھارٹی کو تاوان کی رقم کو غیر مشروط طور پر یا کچھ شرائط پر جمع کرنے کا اختیار دیتی ہے، خاص طور پر یہ نہیں کہتی کہ حکم صرف متعلقہ فریقین کو سننے کے بعد ہی منظور کیا جانا چاہیے۔ اپیلٹ اتھارٹی اس طرح کے ڈپازٹ کو اپنی صوابدید پر اس غیر مناسب مشکلات کو مد نظر رکھتے ہوئے ختم کر سکتی ہے جو اس طرح کے ڈپازٹ سے اپیل گزار کو ہو سکتی ہے۔ صوابدید کو معقول اور منطقی انداز میں استعمال کیا جانا چاہیے، جو من مانی، غیر یقینی اور بے قاعدگی سے پاک ہو۔

2.1. مختلف حالات اور شرائط میں، فطری انصاف کے اصول کی تعمیل کی ضرورت مختلف ہوتی ہے۔ عدالتیں اس بات پر اصرار نہیں کر سکتیں کہ تمام حالات میں اور مختلف قانونی دفعات کے تحت متعلقہ افراد کو ذاتی سماعتوں کا متحمل ہونا پڑے۔

شیام کشور ودیگراں بنام دہلی میونسپل کارپوریشن ودیگر، [1993] 1 ایس سی سی 22، کا حوالہ دیا گیا ہے۔

2.2. جب فطری انصاف کے اصولوں کو کسی بھی اپیل یا درخواست پر منفی حکم منظور کرنے سے پہلے سماعت کے موقع کی ضرورت ہوتی ہے، تو اس کا

مطلب تمام حالات میں ذاتی سماعت نہیں ہوتا ہے۔ اس ضرورت کی تعمیل متعلقہ شخص کو اس طرح کے نیم عدالتی اتھارٹی کے سامنے اپنا مقدمہ پیش کرنے کا موقع فراہم کر کے کی جاتی ہے جس سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ اس میں شامل مسائل پر اپنے عدالتی ذہن کا اطلاق کرے۔

2.3. ٹیکس اور محصول کے معاملات میں، عام اصول یہ ہے کہ اپیل دائر کرنے سے پہلے یا اپیل کی سماعت سے پہلے، متعلقہ شخص کو وہ رقم جمع کرنی چاہیے جو اسے ٹیکس یا تاوان کے طور پر جمع کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ اس طرح کی رقم جمع نہ کرنا خود ایک رعایت ہے جسے موجودہ سمیت مختلف قوانین میں شامل کیا گیا ہے جس میں دفعہ 4-ایم (1) کے دوسرے فقرے کے ذریعے تصور کردہ قانونی تقاضہ یہ ہے کہ اپیل پر غور کرنے سے پہلے، تاوان کی رقم اپیل گزار کے ذریعے جمع کروائی جانی چاہیے؛ اس طرح کی رقم جمع کرنے کا حکم: جمع کی مذکورہ ضرورت سے مستثنیٰ ہو گا۔ لہذا، اگر اپیل اتھارٹی تیسرے فقرے کے تحت حکم منظور کرتے ہوئے کسی اپیل کنندہ کی جمع کو غیر مشروط طور پر ختم کرنے کی استدعا کو خارج کر دیتی ہے یا اپیل کنندہ کو سنے بغیر کچھ فقرہ ساتھ اس طرح کے جمع کو ختم کر دیتی ہے، تو مذکورہ مقصد کے لیے اپیل کنندہ کی جانب سے دائر استدعا پر غور کرنے پر، یہ نہیں کہا جاسکتا کہ حکم خود ہی ذائل ہے اور فطری انصاف کے اصول کی خلاف ورزی ہونے کی وجہ سے اسے کالعدم جوابدہ دیا جاسکتا ہے۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 3597، سال 1995۔

دیوانی رٹ پٹیشن نمبر 2441، سال 1993 میں دہلی عدالت عالیہ کے مورخہ 29.9.93 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کے لیے اے سٹارڈ اور مس اے سبھاسنی۔

جواب دہندگان کے لیے اٹل نندا اور پی این پوری۔

عدالت کا فیصلہ این پی سنگھ جسٹس نے سنایا۔

یہ اپیل یونین آف انڈیا کی جانب سے دہلی عدالت عالیہ کی فل بچ کے اس فیصلے کے خلاف دائر کی گئی ہے جس میں کہا گیا تھا کہ درآمدات اور برآمدات (کنٹرول) ایکٹ، 1947 (جسے اس کے بعد 'ایکٹ' کہا گیا ہے) کی دفعہ 4-ایم کی ذیلی دفعہ (1) کے تیسرے فقرے کے تحت فیصلہ لینے سے پہلے اپیل اتھارٹی کے ذریعے مدعا علیہ کو زبانی سماعت کرنی ہوگی۔ مذکورہ بالا نتیجے پر مدعا علیہ کی جانب سے دائرٹ پٹیشن کی اجازت دی گئی اور اپیلٹ اتھارٹی کے ذریعے منظور کردہ حکم کو کالعدم قرار دے دیا گیا۔ ایک ہدایت دی گئی کہ مذکورہ مدعا علیہ کو اس سوال پر سماعت کا موقع فراہم کیا جائے کہ آیا مدعا علیہ کی جانب سے دائر اپیل پر عائد تاوان جمع کیے بغیر غور کیا جائے۔

مدعا علیہ نے ٹیکس استثنی اسکیم کے تحت بعض شرائط پر پیتل کی ردی کی درآمد کے لیے ایڈوانس لائسنس حاصل کیا۔ مذکورہ لائسنس مدعا علیہ کے 78 ایم ٹی پیتل کے آرٹ ویئر کی درآمد کے تابع جاری کیا گیا تھا جس کی تخمینہ FOB قیمت 14,00,420 روپے تھی۔ تحقیقات کی رپورٹ کی بنیاد پر مذکورہ ایکٹ کی دفعہ 4-ایم کے تحت مدعا علیہ کو وجہ بتاؤ نوٹس جاری کیا گیا تھا۔ بالآخر مذکورہ مدعا علیہ کے خلاف 6 لاکھ روپے کا تاوان عائد کیا گیا۔ پیشگی جمع کے ساتھ تقسیم کرنے کی درخواست کے ساتھ مدعا علیہ کی جانب سے اپیل دائر کی گئی تھی۔ اپیلٹ اتھارٹی کی جانب سے جاری کردہ ایک مراسلے کے ذریعے مدعا علیہ کو اتنی ہی رقم کے لیے تاوان کی رقم یا بینک ضمانت کا 25 فیصد جمع کرنے کی ہدایت کی گئی تھی۔ عدالت عالیہ کے سامنے اس مراسلے کی صداقت پر سوال اٹھاتے ہوئے کہا گیا کہ مدعا علیہ کی جانب سے تاوان کی پوری رقم کو ختم کرنے کی استدعا کو خارج کرنے سے پہلے مذکورہ مدعا علیہ کو قانون کی دفعہ 4-ایم کے فقرے کے مطابق سماعت کا موقع دیا جانا چاہیے تھا۔ ایکٹ کا دفعہ 4-ایم فراہم کرتا ہے:

"(1) اس ایکٹ کے تحت کیے گئے کسی فیصلے یا حکم سے متاثر کوئی بھی شخص اپیل کو ترجیح دے سکتا ہے،-

(a) جہاں چیف کنٹرولر یا ایڈیشنل چیف کنٹرولر نے مرکزی حکومت کو فیصلہ یا حکم دیا ہو۔

(b) جہاں ایڈیشنل چیف کنٹرولر کے عہدے سے نیچے کے کسی افسر نے چیف کنٹرولر کو فیصلہ یا حکم دیا ہو یا جہاں وہ اس کی ہدایت کرتا ہو، ایڈیشنل چیف کنٹرولر کو،

اس شخص پر حکم جاری ہونے کی تاریخ سے پینتالیس دن کی مدت کے اندر:

بشرطیکہ اپیل اتھارٹی، اگر اس بات سے مطمئن ہو کہ اپیل کنندہ کو پینتالیس دن کی مذکورہ مدت کے اندر اپیل کو ترجیح دینے سے معقول وجہ سے روکا گیا تھا، تو اس طرح کی اپیل کو پینتالیس دن کی مزید مدت کے اندر ترجیح دینے کی اجازت دے سکتی ہے:

بشرطیکہ مزید یہ کہ تاوان عائد کرنے والے حکم کے خلاف اپیل کی صورت میں ایسی کوئی اپیل اس وقت تک قبول نہیں کی جائے گی جب تک کہ اپیل کنندہ جرمانے کی رقم جمع نہ کر لے:

بشرطیکہ یہ بھی کہ، جہاں اپیل اتھارٹی کی رائے ہے کہ جمع کی جانے والی رقم اپیل گزار کو غیر مناسب مشکلات کا باعث بنے گی، وہ اپنی صوابدید پر، اس طرح کی رقم کو غیر مشروط طور پر یا ایسی شرائط کے تابع کر سکتی ہے جو وہ عائد کرے۔

(2) اپیل اتھارٹی، اپیل کنندہ کو سماعت کا معقول موقع دینے کے بعد، اگر وہ چاہے تو، اور اس طرح کی مزید پوچھ گچھ کرنے کے بعد، اگر کوئی ہو، جو وہ ضروری سمجھے، ایسے احکامات جاری کر سکتی ہے جو وہ مناسب سمجھے، تصدیق کر سکتی ہے، ترمیم کر سکتی ہے یا اس عدالتی فیصلہ یا حکم کو الٹ سکتی ہے جس کے خلاف اپیل کی گئی ہے، یا کیس کو ایسی ہدایات کے ساتھ واپس بھیج سکتی ہے جو وہ مناسب سمجھے، نئے عدالتی فیصلہ یا فیصلوں کے لیے، جو بھی معاملہ ہو، اضافی ثبوت لینے کے بعد، اگر ضروری ہو:

بشرطیکہ اس دفعہ کے تحت تاوان میں اضافہ کرنے یا عائد کرنے یا زیادہ قیمت کے سامان یا مواد کو ضبط کرنے کا حکم اس وقت تک نہیں دیا جائے گا جب تک کہ اپیل کنندہ کو نمائندگی کرنے کا موقع نہ ملے اور اگر وہ چاہے تو اپنے دفاع میں اس کی سماعت کی جائے۔

مذکورہ دفعہ کے پیش نظر مذکورہ ایکٹ کے تحت کیے گئے کسی بھی فیصلے یا حکم سے نالاں کوئی بھی شخص مقررہ وقت میں اور اس کے اندر وہاں مقرر کردہ اتھارٹی کے سامنے اپیل کر سکتا ہے۔ دفعہ 4-ایم کی ذیلی دفعہ (1) کا پہلے فقرہ اپیلٹ اتھارٹی کو اختیار دیتی ہے اگر یہ مطمئن ہو کہ اپیل کنندہ کو مقررہ مدت کے اندر اپیل کو ترجیح دینے سے معقول وجہ سے روکا گیا تھا تا کہ اس طرح کی اپیل کو مزید پینتالیس دن کی مدت کے اندر ترجیح دی جاسکے۔ دوسرے فقرہ ایک تجویز کرتی ہے کہ تاوان عائد کرنے کے حکم کے خلاف اپیل پر تب تک غور نہیں کیا جائے گا جب تک کہ اپیل کنندہ جرمانے کی رقم جمع نہ کر دے۔ ایسا کہنے کے بعد، تیسرا فقرہ میں کہا گیا ہے کہ جہاں اپیلٹ اتھارٹی کی رائے ہے کہ جمع کی جانے والی رقم اپیل گزار کو غیر ضروری مشکلات کا باعث بنے گی، وہ اپنی صوابدید پر اس طرح کی جمع رقم کو یا تو غیر مشروط طور پر یا ایسی فقرہ تابع کر سکتی ہے جو وہ عائد کرے۔ نہ ہی پہلا فقرہ جو اپیل دائر کرنے میں تاخیر کی معافی کے لیے اپیلٹ اتھارٹی کو فقرہ دیتا ہے اور نہ ہی تیسرا فقرہ جو اپیلٹ اتھارٹی کو تاوان کی رقم کو غیر مشروط طور پر یا کچھ شرائط پر جمع کرنے کا فقرہ دیتا ہے، خاص طور پر یہ کہتا ہے کہ اس طرح کے احکامات متعلقہ فریقین کو سننے کے بعد ہی منظور کیے جانے چاہئیں۔ اپیلٹ اتھارٹی اپنی صوابدید پر اپیل دائر کرنے میں تاخیر کو معاف کر سکتی ہے۔ تاوان کی رقم کو پہلے سے جمع کرنے کا سوال اب تک یہی ہے۔ اپیلٹ اتھارٹی اپنی صوابدید پر اس طرح کے جمع شدہ کو ختم کر سکتی ہے۔ اپیل دائر کرنے میں تاخیر کی معافی سے متعلق فقرہ کم و بیش حد بندی قانون کی دفعہ 5 کی طرز زائد ہے۔ کسی نہ کسی طرح، ملک بھر میں یہ رواج بڑھ گیا ہے کہ اپیل یا استدعا دائر کرنے میں تاخیر کی معافی کی استدعا کو خارج کرنے سے پہلے، اپیل گزاروں یا استدعا گزاروں کو، جیسا بھی معاملہ ہو، اس سوال زائد سماعت کے مواقع دیے جاتے ہیں کہ آیا اس طرح کی تاخیر کو معاف کیا جائے۔ اس طرح کی اپیلوں میں مد مقابل جواب دہندگان کو بھی سماعت کے مواقع فراہم کیے جاتے ہیں۔ مختلف قوانین میں جہاں اپیلٹ اتھارٹی کو اس طرح کی اپیلوں یا درخواستوں کو دائر کرنے میں تاخیر کو معاف کرنے کا اختیار دیا گیا ہے، ان قوانین میں کوئی مخصوص دفعات نہیں ہیں جن میں کہا گیا ہے کہ اس طرح کی تاخیر کو معاف کرنے سے پہلے اپیل گزاروں یا درخواست دہندگان کی سماعت کی جائے گی، لیکن اس عمل کی بنیاد پر جو سالوں کے دوران بڑھا ہے عدالتیں اور نیم عدالتی حکام ایسی اپیلوں یا درخواستوں کو خارج کرنے سے پہلے اپیل گزاروں اور درخواست دہندگان کی سماعت کر رہے ہیں جو حدود سے روک دی گئی ہیں۔ یہ کہا جاسکتا ہے کہ عدالتوں نے فطری انصاف کے اصول پر وقت سے آگے دائر کی گئی اپیلوں یا درخواستوں کو خارج کرنے سے پہلے اپیل گزاروں یا درخواست گزاروں کی سماعت

کے تقاضوں کو پڑھ لیا ہے، حالانکہ متعلقہ قانون اس طرح کی ضرورت کو خاص طور پر تجویز نہیں کرتا ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ کیا اسی تقاضے کو دفعہ 4-ایم کی ذیلی دفعہ (1) کے تیسرے التزام کے دائرہ کار کی تشریح کرتے ہوئے ایک مضر فقرہ کے طور پر پڑھا جانا چاہیے، یعنی اپیلٹ اتھارٹی کو اپیل پر غور کرنے سے انکار کرنے سے پہلے اس بنیاد پر کہ عائد تاوان کی رقم کا کوئی جمع نہیں کیا گیا تھا، اپیل گزار کو اس طرح کے جمع کو غیر مشروط یا شرائط کے تابع کرنے کے سوال پر سننا چاہیے۔ شروع میں یہ ذکر کیا جاسکتا ہے کہ ایپلوں کی سماعت سے پہلے عائد تاوان یا ٹیکس کی رقم کو پہلے سے جمع کرنے کی ضرورت والی دفعات دو قسم کی ہوتی ہیں۔ کچھ قانونی دفعات ہیں جو خاص طور پر تجویز کرتی ہیں اور فراہم کرتی ہیں کہ ایپلوں کی سماعت سے پہلے، عائد کردہ تاوان کی رقم جمع کرنی ہوگی۔ متعلقہ اپیل گزاروں کی مشکلات کو مد نظر رکھتے ہوئے اس طرح کے ڈپازٹ کو معاف کرنے کے لیے اپیلٹ اتھارٹی میں زیر بحث قانون کے ذریعے کوئی صوابدید نہیں چھوڑی گئی ہے۔ اس طرح کی توضیح پر اس عدالت نے شیم کشور و دیگران بنام دہلی میونسپل کارپوریشن کے معاملے میں غور کیا تھا و دیگر، [1993] 1 ایس سی سی 22 دہلی میونسپل کارپوریشن ایکٹ، 1957 کے تحت۔ اس ایکٹ میں، اپیل کی سماعت سے پہلے پیشگی ڈپازٹ لازمی ہے۔ اس عدالت نے فیصلہ دیا کہ اپیلٹ اتھارٹی کے پاس اپیل کے نمٹارے تک شرط معاف کرنے یا ٹیکس کی وصولی پر روک لگانے کا کوئی دائرہ اختیار نہیں ہے۔ اس شکایت کو خارج کر دیا گیا کہ مذکورہ توضیح "اس صورت میں سخت نوعیت کی ہونے کی وجہ سے آئین کے آرٹیکل 14 کی خلاف ورزی سمجھی جائے گی۔ لیکن ایسے قوانین ہیں جو اپیلٹ حکام کو غیر مشروط یا شرائط کے ساتھ ڈپازٹ معاف کرنے کا اختیار دیتے ہیں۔ جہاں تک موجودہ معاملہ جس سے ہمارا تعلق ہے، جیسا کہ پہلے ہی اوپر بتایا گیا ہے، تیسرا فقرہ اپیلٹ اتھارٹی کو یہ اختیار دیتا ہے کہ وہ تاوان کی رقم کو غیر مشروط یا فقرہ تابع کرے۔" اس طرح یہ اوپر مذکور دہلی میونسپل کارپوریشن ایکٹ کے تحت توضیح مختلف ہے۔ یہاں صوابدید خاص طور پر اپیلٹ اتھارٹی کو اس طرح کے ڈپازٹ کو غیر مشروط طور پر یا ایسی شرائط کے تابع کرنے کے لیے تفویض کی گئی ہے جو اس طرح کے ڈپازٹ سے اپیل کنندہ کو ہونے والی غیر مناسب مشکلات کو مد نظر رکھتے ہوئے عائد کی جاسکتی ہیں۔

یونین آف انڈیا کی جانب توضیح ہوئے ماہر وکیل نے یہ موقف فقرہ کیا کہ جب مذکورہ بالا شق میں اپیلٹ اتھارٹی سے ہر معاملے کے حقائق اور حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے صوابیدی کا استعمال

کرنے کی ضرورت ہوتی ہے، تو یہ مذکورہ شق سے نہیں نکلتا ہے کہ اس طرح کی صوابدیدی کا استعمال کرنے سے پہلے، اپیلٹ اتھارٹی کو اپیل کنندہ کو سننا چاہیے۔ اس صوابدیدی کا استعمال اپیلٹ اتھارٹی کے ذریعے کیا جاسکتا ہے کیونکہ مذکورہ اتھارٹی مناسب سمجھ سکتی ہے۔ اب اس بات پر زور دینے میں بہت دیر ہو چکی ہے کہ جب کوئی قانون کسی قانونی اختیار کو استعمال کرنے کے لیے کسی اختیار میں صوابدیدی رکھتا ہے تو ایسا اختیار اسے بلا روک ٹوک طریقے سے استعمال کر سکتا ہے۔ جب بھی بلا روک ٹوک صوابدیدی کا استعمال کیا گیا ہے، عدالتوں نے اسے قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وقتاً فوقتاً عدالتوں نے 'پابندیوں کے اصولوں کا ایک نیٹ ورک بنا رکھا ہے' جس پر قانونی حکام کو اپنی صوابدیدی کا استعمال کرتے ہوئے عمل کرنا پڑتا ہے۔ اس اصول کو اس وقت بھی بڑھایا گیا ہے جب حکام کو بعض حالات میں انتظامی تبصرے کا استعمال کرنا پڑتا ہے۔ ایک اور اچھی طرح سے طے شدہ اصول جو ان سالوں کے دوران سامنے آیا ہے کہ جہاں کوئی قانون کسی خاص اختیار کو استعمال کرنے کے اختیار میں صوابدیدی عائد کرتا ہے، وہاں ایک مضمّن تقاضہ ہے کہ اس کا استعمال معقول اور عقلی انداز میں کیا جائے جو سبکی، بے راہ روی اور من مانی سے پاک ہو۔

عدالت عالیہ نے بنیادی طور پر اس سوال پر غور کیا ہے کہ آیا اپیل کنندہ کو تاوان جمع کروانے کی اس کی استدعا سے پہلے سماعت کے موقع سے انکار کرنا خارج کیا جاتا ہے، خلاف ورزی کرتا ہے اور فطری انصاف کے اصول کی خلاف ورزی کرتا ہے۔ اس سلسلے میں اس عدالت کے کئی فیصلوں کا حوالہ دیا گیا ہے۔ اس بات کی نشاندہی کرنے کی ضرورت نہیں ہے کہ مختلف حالات اور حالات میں فطری انصاف کے اصول کی تعمیل کی ضرورت مختلف ہوتی ہے۔ عدالتیں اس بات پر اصرار نہیں کر سکتیں کہ تمام حالات میں اور مختلف قانونی دفعات کے تحت متعلقہ افراد کو ذاتی سماعتوں کا متحمل ہونا پڑے۔ اگر ذاتی سماعت کے اس اصول میں توسیع کی جاتی ہے جب بھی قانونی حکام کو قانونی اپیلوں کے سلسلے میں صوابدیدی استعمال کرنے کا اختیار دیا جاتا ہے، تو یہ افراتفری کے حالات کا باعث بنے گا۔ بہت سی قانونی اپیلوں اور درخواستوں کو مجاز حکام کے ذریعے نمٹا دیا جاتا ہے جن کے پاس ان کو نمٹانے کے اختیارات ہوتے ہیں۔ ایسے حکام جن سے نیم عدالتی حکام سمجھے جائیں گے ان سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ اپیل گزاروں یا متعلقہ درخواست دہندگان کی شکایات پر اپنے عدالتی ذہن کا اطلاق کریں، لیکن یہ نہیں مانا جاسکتا کہ تمام صورتوں میں ایسی اپیلوں یا درخواستوں کو خارج کرنے سے پہلے نیم عدالتی حکام کو اپیل گزاروں یا درخواست دہندگان کو سننا چاہیے، جیسا بھی معاملہ ہو۔ جب فطری انصاف کے اصول کو کسی اپیل یا درخواست پر منفی حکم منظور کرنے سے پہلے سماعت کے موقع کی

ضرورت ہوتی ہے، تو اس کا مطلب تمام حالات میں ذاتی سماعت نہیں ہوتا ہے۔ اس ضرورت کی تعمیل متعلقہ شخص کو اس طرح کے نیم عدالتی اتھارٹی کے سامنے اپنا مقدمہ پیش کرنے کا موقع فراہم کر کے کی جاتی ہے جس سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ اس میں شامل مسائل پر اپنے عدالتی ذہن کا اطلاق کرے۔ یقیناً، اگر وہ اپنی صوابدید پر اپیل کنندہ یا درخواست گزار کو مقدمے کے خصوصی حقائق اور حالات کی وجہ سے سننے کا مطالبہ کرتا ہے، تو یقیناً پر اس طرح کے اختیار کے لیے ہمیشہ کھلا ہے کہ وہ ذاتی سماعت کے بعد ہی اپیل یا درخواست کا فیصلہ کرے۔ لیکن اپیل یا درخواست میں اٹھائے گئے نکات پر غور کرنے کے بعد منظور کیا گیا کوئی بھی حکم محض اس بنیاد پر غلط نہیں ٹھہرایا جائے گا کہ کوئی ذاتی سماعت نہیں کی گئی تھی۔ ٹیکس اور محصولات کے معاملات کے تناظر میں یہ سب سے زائد اہم ہے۔ جب کسی اتھارٹی نے یہ طے کیا ہے کہ ٹیکس کی ذمہ داری نے تاوان عائد کیا ہے، تو یہ شرط کہ اپیل کی سماعت سے پہلے اس طرح کے ٹیکس یا جرمانے کو جمع کیا جانا چاہیے، غیر معقول نہیں سمجھا جاسکتا جیسا کہ پہلے ہی اوپر بتایا گیا ہے۔ شام کشور بنام دہلی میونسپل کارپوریشن کے معاملے میں، (اوپر) اس عدالت نے فیصلہ دیا ہے کہ اس طرح کی ضرورت کو آئین کے آرٹیکل 14 کی سخت یا خلاف ورزی نہیں سمجھا جاسکتا تا کہ پہلے سے جمع کرنے کی ضرورت کو غیر آئینی قرار دیا جاسکے۔ اس پس منظر میں، یہ کہا جاسکتا ہے کہ عام اصول یہ ہے کہ اپیل دائر کرنے سے پہلے یا اپیل کی سماعت سے پہلے، متعلقہ شخص کو وہ رقم جمع کرنی چاہیے جو اسے ٹیکس یا تاوان کے طور پر جمع کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ اس طرح کی رقم جمع نہ کرنا خود ایک رعایت ہے جسے مختلف قوانین میں شامل کیا گیا ہے جس میں وہ بھی شامل ہے جس کا تعلق ہے۔ دفعہ 4-ایم کی ذیلی دفعہ (1) کا دوسرا فقرہ واضح اور غیر واضح الفاظ میں کہتی ہے کہ تاوان عائد کرنے کے حکم کے خلاف اپیل پر تب تک غور نہیں کیا جائے گا جب تک کہ اپیل کنندہ جرمانے کی رقم جمع نہ کر دے۔ اس کے بعد تیسرا پروویسو، اس طرح کے اپیلٹ اتھارٹی کو صوابدید دیتا ہے کہ وہ اس طرح کے ڈپازٹ کو غیر مشروط طور پر یا ایسی فقرہ تابع کرے جو وہ اپیل کنندہ کو ہونے والی غیر مناسب مشکلات کو مد نظر رکھتے ہوئے اپنی صوابدید پر عائد کرے۔ اس طرح یہ کہا جاسکتا ہے کہ قانونی تقاضہ یہ ہے کہ اپیل پر غور کرنے سے پہلے، تاوان کی رقم اپیل کنندہ کے ذریعے جمع کروائی جانی چاہیے؛ اس طرح کے ڈپازٹ کے ساتھ تقسیم کرنے کا حکم جمع کی مذکورہ ضرورت سے مستثنیٰ ہوگا۔ اس پس منظر میں، یہ ماننا مشکل ہے کہ اگر اپیلٹ اتھارٹی نے اپیل کنندہ کی ڈپازٹ کو غیر مشروط طور پر ختم کرنے کی استدعا کو خارج کر دیا ہے یا اپیل کنندہ کو سنے بغیر کچھ شرائط کے ساتھ اس طرح کے ڈپازٹ کو ختم کر دیا ہے، تو مذکورہ مقصد کے لیے اپیل کنندہ کی

جانب سے دائر استدعا پر غور کرنے پر، حکم خود ہی خراب ہے اور فطری انصاف کے اصول کی خلاف ورزی ہونے کی وجہ سے اسے کالعدم جوابدہ دیا جاسکتا ہے۔

یہ بتانا بے معنی نہیں ہو گا کہ دفعہ 4-ایم کی ذیلی دفعہ (2) خاص طور پر یہ فراہم کرتی ہے کہ اگر اپیل کنندہ چاہے تو اس کی اپیل پر حتمی حکم جاری ہونے سے پہلے اسے سماعت کا معقول موقع دیا جائے گا۔ یہ تقاضا ہمارے نزدیک تیسرے استثناء کو ذیلی دفعہ (1) کے دفعہ 4-M میں بطور مضمر شرط ضمنی طور پر نہیں پڑھا جاسکتا۔ لیکن یہ زور دینے کی ضرورت نہیں کہ جب اپیلٹ اتھارٹی کو اس طرح کی رقم جمع کرانے سے مکمل یا مشروط استثناء دینے کا اختیار حاصل ہو، تو اسے ایک نیم عدالتی اختیار کے طور پر تمام حقائق و حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے، بشمول وہ غیر ضروری مشکلات جو اپیل کنندہ کی جانب سے پیش کی گئی ہوں، اس سوال پر غور کرنا ہو گا۔ اس فقرہ میں دو تاثرات 'رائے' اور 'صوابدید' دونوں استعمال کیے گئے ہیں۔ اس طے شدہ موقف کے پیش نظر کہ جب بھی کسی قانونی اتھارٹی کو کسی سوال پر رائے تشکیل دینی ہوتی ہے، اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اسے سائیکش یا غیر معمولی انداز میں تشکیل دینا ہوتا ہے۔ اس رائے کو متعلقہ تحفظات پر معروضی طور پر تشکیل دیا جانا چاہیے۔ صوابدید کے استعمال کے حوالے سے بھی یہی موقف ہے۔ ایکٹ کے معمار اس طرح کے اپیلٹ اتھارٹی سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ کسی خاص اپیل کے متعلقہ حقائق اور حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے معقول اور عقلی انداز میں اپنی صوابدید کا استعمال کرے جب کہ اس سوال پر غور کیا جائے کہ آیا تاوان کی رقم کی جمع کو غیر مشروط طور پر یا شرائط کے تابع کیا جائے۔

مدعا علیہ کی طرف سے دائر درخواست پر موجودہ معاملے میں ج کو ہدایت دی گئی تھی کہ وہ مذکورہ مدعا علیہ کے خلاف عائد تاوان کی رقم کا صرف 25 فیصد جمع کرے۔ ہمارے مطابق، اپیلٹ اتھارٹی نے ایک معقول حکم منظور کیا جسے عدالت عالیہ کی طرف سے محض اس بنیاد پر غلط نہیں ٹھہرایا جانا چاہیے تھا کہ مذکورہ حکم منظور کرنے سے پہلے مدعا علیہ کو زبانی سماعت نہیں دی گئی تھی، جو فطری انصاف کے اصول کی خلاف ورزی کے مترادف ہے۔

اس کے مطابق اپیل کی اجازت ہے۔ متضاد آرڈر کو الگ کالعدم قرار دیا جاتا ہے۔ مقدمے کے حقائق اور حالات میں، اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم نہیں ہو گا۔

اپیل منظور کی گئی۔